نقد واستدراک

مکرم ومحترم جناب مدیر تحقیقات اسلامی

ادارہ تحقیقات اسلامی علی گڑھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

تحقیقات اسلامی کا مارچ کا شمارہ ہم دست ہوا۔ اس میں تصوف اور شیعیت کے مضمون پر نظر جم گئی۔ اس کو فوری طور پر پڑھ ڈالا۔ پڑھنے کے بعد جو تاثرات ابھرے وہ بلا جھجک آپ کو لکھ کر بھیج رہا ہوں۔ تاکہ آپ پر غور فرمائیں۔ امید ہے میری جسارت کو معاف فرمائیں گے۔

۱۔ میرے خیال میں اس مضمون کو تحقیقات اسلامی میں شائع نہیں ہونا چاہئے تھا یہ اس قابل نہیں تھا۔ یونیورسٹی کا کوئی تاریخی یا تحقیقی ادارہ شائع کرتا تو مضائقہ نہیں تھا۔

۲۔ مصنف کے متعلق میرا تاثر یہ ہے کہ انھوں نے جس قدر محنت درکار تھی وہ نہیں کی۔ جو مصادر و مآخذ موجود ہیں ان سے بھی استفادہ نہیں کیا گیا ہے۔ اتنے اہم موضوع پر زیادہ پختہ مضمون آنا چاہیے تھا۔ تصوف اور شیعیت سے متعلق بعض اشارے یہاں کیے جا رہے ہیں۔

۳۔ تصوف ایک وسیع علم ہے جس کا وسیع دائرہ ہے۔ اس کے ادوار متعین کرنے چاہئیں۔ کس حصہ کو غیر اسلامی قرار دیا جا رہا ہے۔ اس کی وضاحت ضروری تھی۔

۴۔ قدیم مصنفین کی بعض کتابیں شائع ہو گئی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ مثلاً امام محاسبی کے رسائل۔ جنید بغدادی کے رسائل۔ ان کے انگریزی ترجمے بھی آکسفورڈ پریس لندن سے شائع ہو چکے ہیں۔

۵۔ ابتدائی دور کے تیسرے شخص ایک اور ہیں۔ ذوالنون مصری۔ وہ صوفی بھی ہیں اور کیمیا داں بھی ہیں۔ مسلمانوں میں وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے پانی کا تجزیہ کیا H_2O کا فارمولا پیش کیا۔

تصوف سے متعلق اتنے وسیع لٹریچر کو کھنگالنا بہت محنت طلب کام ہے۔

۶۔ وحدت الوجود۔ ہندی ذہن کی اختراع ہے۔ یہاں سے عرب گیا۔ سندھ سے عبدالرحیم دیبلی نے بصرہ پہنچایا (احسان مولانا مناظر احسن گیلانی) منصور حلاج

بنارس آیا تھا اس فکر کو فلسفیانہ رنگ شیخ ابن عربی نے دیا ہے۔
تسبیح دوسری صدی میں عرب گئی۔ صلیبی جنگوں میں وہاں سے یورپ پہنچی۔
یہ تبت کے بدھوں کی اختراع ہے۔
غوث، قطب، ابدال۔ ان کو حکیم ترمذی ۳۴۰ھ نے رواج دیا۔ ان کی کتاب ختم الولایۃ ہے۔ حدیث میں ان کی کتاب کتاب النوادر ہے جس پر ایک محدث کا تبصرہ ہے کہ اس کے اندر ایک حدیث بھی صحیح نہیں ہے۔
شیعیت۔ آج شیعیت سے مراد اثنا عشری فرقہ ہے۔ حالانکہ اس کو غلبہ صفوی دور سے حاصل ہوا ورنہ ابتدائی چھ صدیوں میں اسماعیلی فاطمی شیعوں کو غلبہ رہا ہے۔ ان کے حصہ میں حکومت رہی۔
اسماعیلی تاریخ پر نہایت عمدہ تحقیقی کام خود ایک اسماعیلی نے کیا ہے۔
"ہمارے اسماعیلی مذہب کی حقیقت"۔ یہ اس مذہب کی فکری تاریخ اور اس کے ارتقاء کا بیان ہے۔ ہندوستان میں جو فرقے ہیں ان کا بھی ذکر ہے۔
"تاریخ فاطمیین مصر" دو جلدوں میں۔ اس میں اس مذہب کی سیاسی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ آج کے حالات تک۔ ان دونوں کتابوں کے مصنف ڈاکٹر زاہد علی سابق پرنسپل نظام کالج اورنگ آباد ہیں۔ پہلی کتاب حیدرآباد دکن سے ۱۹۵۴ء میں شائع ہوئی ہے۔ دوسری کتاب پاکستان میں شائع ہوئی ہے۔ عام طور پر ملتی ہے۔
اثنا عشری فرقہ پر تحقیقی کام، آیت اللہ صدر الدین لبنانی کے تحت ہوا Shia Encyclopaedia بیروت سے دو جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔
جدید ایران میں بھی تحقیقی کام بعض افراد کر رہے ہیں۔
الشیعۃ والتصحیح ــــ الصراع بین الشیعۃ والتشیع۔
تالیف۔ العلامہ الدکتور موسیٰ الموسوی۔ سابق استاد حوزۂ علمیہ مشہد۔ سابق استاد پرنسٹن، امریکہ۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ مستشرقین نے بھی خاصا کام کیا ہے۔
ڈاکٹر یوسف سلیم چشتی نے اپنی ایک کتاب میں ثابت کیا ہے کہ متقدمین صوفیاء کی کتابوں میں شیعوں نے تحریف کی ہے۔ اس رسالہ کو ڈاکٹر اسرار احمد نے 'میثاق' کا نمبر بنا کر شائع کر دیا ہے۔
شیعیت اور تصوف پر حملہ بھرپور تیاری کے بعد ہونا چاہیے۔ راقم آثم۔ محمد سلیم۔